38747-رمضان المبارک میں بغیر کسی عذر روزہ نہ رکھنے کی سزا

سوال

میں روزے نہیں رکھتا تو کیا روز قیامت مجھے عذاب ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

رمضان المبارک اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے جس پر اسلامی عمارت قائم ہے ، اللہ سبحانہ وتعالی نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ رمضان کے روزے جس طرح پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے امت اسلامیہ پر بھی فرض کیے گئے ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا :

.{اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو}.البقرۃ(183) ۔

اور ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

.{ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ھدایت اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں ، تم میں جو شخص اس مہنیہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیئے ، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنی چاہیے ، اللہ تعالی کا تمہارے ساتھ آسانی کرنے کا ارادہ ہے سختی کا نہیں ، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرلو اور اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو}.البقرۃ(185) ۔

حدیث میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے : یہ گواہی دینی کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ، اور یقینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں ، اور نماز قائم کرنا ، زکوۃ ادا کرنا ، حج کرنا ، اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا) صحیح بخاری حدیث نمبر (8) صحیح مسلم حدیث نمبر (16) ۔

لھذا جو کوئی بھی روزہ نہ رکھے اس نے ارکان اسلام کا ایک رکن ترک کیا ، اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا ، بلکہ بعض سلف صالحین نے تو اس کافر اور مرتد قرار دیا ہے ، اللہ تعالی اس سے بچائے ۔

ابو یعلی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی مسند میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اسلام کے کنڈے اور دین کی بنیاد تین چیزیں ہیں جس پر دین اسلام کی اساس قائم ہے جس نے بھی اس میں سے کوئی ایک کو ترک کیا وہ کافر ہے اور اس کا خون حلال ہے –وہ تین اشیاء یہ ہیں –اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ، اور فرضی نماز ، اور رمضان کے روزے) ۔

علامہ ذھبی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ھیثمی رحمہ اللہ تعالی نے مجمع الزوائد (48/1) اور امام منذری رحمہ اللہ تعالی نے الترغیب والترھیب (805-1486) میں اسے حسن کہا ہے ، لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الضعیفۃ (94) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے ۔

امام ذھبی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب الکبائر میں کہتے ہیں :

مومنوں کے ہاں یہ بات مقرر شدہ ہے کہ جس نے بھی بغیر شرعی عذر اور مرض کے رمضان المبارک کا ایک بھی روزہ ترک کیا تو وہ زانی اور شرابی سے بھی زیادہ برا اور شریر ہے، بلکہ اس کے اسلام میں بھی شک کیا جاتا ہے اور اسے زندیق اور گمراہ شمار کرتے ہیں ۔ اھ

روزہ ترک کرنے والے کی سزا اور وعید کے بارہ میں صحیح حدیث میں ہے کہ :

ابوامامۃ باھلی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور میرے بازو پکڑکر مجھے سخت اور دشوار گزار پہاڑ کے پاس لائے اور کہنے لگے : اس پر چڑھیے، میں نے انہیں کہا کہ مجھ میں اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں، وہ دونوں کہنے لگے ہم آپ کے لیے اسے آسان کردیں گے، تو میں اس پہاڑ پر چڑھ گیا جب اوپر پہنچا تو وہاں شدید قسم کی آوازیں آرہی تھیں، میں نے کہا یہ آوازیں کیسی ہیں ؟

وہ کہنے لگے : یہ جہنمیوں کی آہ بکا ہے، پھر وہ مجھے آگے لے گئے جہاں پر کچھ لوگ کونچوں کے بل لٹک رہے تھے اور ان کی باچھیں کٹی ہوئی تھیں، اور ان کی باچھوں سے سے خون بہہ رہا تھا، میں نے کہا یہ لوگ کون ہیں ؟

وہ کہنے لگے : یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری سے قبل ہی اپنے روزے افطار کرلیا کرتے تھے) علامہ البانی رحمہ اللہ نے موارد الظآن (1509) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ۔

دیکھیں الکبائر ص (64)

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

یہ اس شخص کی سزا ہے جو روزہ رکھنے کے بعد افطاری سے قبل ہی عمدا یعنی جان بوجھ کر روزہ افطار کردے، تو اب بتائیں کہ جو بالکل ہی روزہ نہ رکھے اس کی سزا کیا ہوگی ؟ ہم اللہ تعالی سے دنیا و آخرت میں سلامتی وعافیت کے طلبگار ہیں ۔ اھ

عرقوب ایڑی کے اوپر والے پٹھے کو کہا جاتا ہے ۔

اور شدق منہ کی ایک جانب یعنی باچھ ہے ۔

تو ہم سوال کرنے والے بھائی سے یہ التماس وگزارش کریں گے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اس سے ڈرے اور اپنے آپ کو اللہ تعالی کے غضب اور عذاب سے بچائے اور جتنی جلدی ہوسکے توبہ کرے قبل اس کے کہ لذتوں کو ختم کرنے جماعتوں کو علیحدہ کرنے والی موت اسے اچانک آدبوچے ۔

اس لیے کہ آج تو عمل کیا جاسکتا ہے اور حساب وکتاب نہیں لیکن کل قیامت کے روز عمل نہیں ہوگا بلکہ صرف حساب وکتاب ہی ہوگا، آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ جو بھی اللہ تعالی کے سامنے توبہ کرتا ہے اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرتے ہوئے اس کے گناہ معاف کردیتا ہے ۔

بلکہ جو شخص بھی اللہ تعالی کے قریب ایک بالشت ہوتا ہے اللہ تعالی ایک گز اس کے قریب ہوتا ہے، وہ اللہ سبحانہ وتعالی کریم وحلیم اور رحم کرنے والا ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{کیا انہیں یہ علم نہیں کہ اللہ تعالی ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات قبول فرماتا ہے، اور یہ کہ اللہ تعالی ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے}.التوبۃ(104)

-

اور اگر آپ نے روزہ رکھنے کا تجربہ کیا ہو اور اس میں جو آسانی، انس وراحت اور اللہ تعالی کا قرب وغیرہ ہے کو جان لیں تو آپ روزہ کو کبھی بھی ترک نہ کریں۔

اور پھر آپ اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان میں غور وفکر اور تامل تو کریں کہ اللہ تعالی نے روزوں کی آیات ختم کرتے ہوئے فرمایا ہے :

.{اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے نہ کہ سختی}.۔

اور پھر یہ فرمایا : .{تا کہ تم اللہ تعالی کا شکر ادا کرو}.

اس میں غور کریں تو آپ کو یہ ادراک ہوگا کہ روزہ ایک ایسی نعمت ہے جس کا شکر ادا کرنا ضروری ہے، اسی لیے سلف صالحین میں سے ایک گروہ تو یہ تمنا کیا کرتے تھے کہ سارا سال ہی رمضان ہونا چاہیے۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو توفیق عطا فرمائے اور صراط مستقیم کی ھدایت نصیب کرے اور آپ کے سینہ کو دنیا وآخرت کی سعادت والے کاموں کے لیے کھول دے۔

واللہ اعلم.